رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۹

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے۔

رجسٹرڈ ا… نمبر

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علیؓ احمدی

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۷ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۱۶ شوال ۱۳۴۹ھ | نمبر ۹

ندہ

سالانہ … خواتین۔ عام۔ طلبار۔ ششماہی

عہ صہ للعہ ہے عار

انڈیا سے باہر پانچروپے (صہ)

QILA SHEIKHUPURA DELY 9 MAR 31

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ بغرض تبدیل آب وہوا موضع راجپورہ متصل پھیروچیچی ۴ مارچ کو چند روز کیلئے تشریف لیگئے ہیں۔ اور مرکزی جماعت کے امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرما گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ بخیریت تمام واپس لائے۔ آمین۔

(۲) یکم مارچ کو بروز اتوار بعد نماز ظہر عزیزہ زبیدہ خاتون بنت اخویم خانصاحب ذوالفقار علی خاں سپرنٹنڈنٹ آبکاری رامپور سابق ناظر اعلیٰ قادیان کا نکاح مکرمی حکیم خلیل احمد صاحب آف مونگھیر علاقہ بہار کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ حکیم صاحب کی طرف سے قبلہ مفتی محمد صادق صاحب اور خانصاحب و عزیزہ کی طرف سے خود حضرت صاحب نے ایجاب و قبول کیا۔ کیونکہ ہر دو جانب سے یہ اختیارات مل گئے تھے۔ ہم قبلہ خانصاحب و حکیم صاحب کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اس تعلق کو اسلام اور سلسلہ اور جانبین کیلئے فضل و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(۳) یہ فاروق کا پرچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت عجلت سے ۳ ہی تیار ہوا ہے۔ جو پیشگوئی لیکھرام کے متعلق انشاء اللہ نافع اور سعید روحوں کی ہدایت کا ذریعہ ہوگا۔

چھ مارچ

(از مکرمی رحمت اللہ صاحب شاکرؔ اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل)

خدا کے فضل سے چھ مارچ ہے پھر اکبار آیا
رہا کرتا ہے سارا سال جس کا انتظار۔ آیا

دمک اٹھے ہیں چہرے آج جوشِ کامرانی سے
رہا کرتے ہیں جس دن آریہ سب اشکبار۔ آیا

بڑھی جب بدزبانی حد سے لیکھو رام پنڈت کی
تو اس تاریخ کو قہری نشانِ کردگار۔ آیا

شکست ایسی ہوئی ویدک دھرم کو پھر نہیں اٹھا
جری اسلام کا اس جنگ میں بھی کامگار آیا

ہوا ٹکڑے وہ آخر کار اس کی تیغِ براں سے
خدا کے پہلواں کے سامنے جو نابکار آیا

نہیں یہ مرگ لیکھو موت ہے یہ آریہ مت کی
کہ جس کا پہلواں میدان میں سر اپنا ہار آیا

وہ یکشنبہ کا دن اور وقتِ صبح یاد ہے سب کو
خبر دینے کو جب اک قاصدِ پروردگار آیا

قوی ہیکل بھی تھا اور شکل ہیبتناک تھی اسکی
سزا کے بعد فارغ ہو کے تھا وہ نامدار آیا

یہ تھا اک کشف جس کا صاف لفظوں میں یہ مطلب ہے
فرشتہ پیٹ میں لیکھو کے ہے خنجر اتار آیا

پڑے رویا کریں اب آریہ ہر سال لاحاصل
ہوا فی النار جو واپس نہیں پھر بار بار آیا

(بقیہ صفحہ ۱۴)

حضرت مرزا صاحبؑ کو ایک لمحہ بھی انکار نہ تھا۔ اس صورت میں ضرور گورنمنٹ سے درخواست کرکے آریہ قوم مرزا صاحبؑ سے حفظ امن کی ضمانت چھ سال تک کے لئے لیتے۔ بتاؤ کہ کس نے ان کو اس سے روکا۔ کونسی وجہ اس قانونی حق رسی سے باز رہنے کی ان کو پیش آگئی۔ کہ ایسا نہ کیا۔ وہ صرف اور صرف یہی وجہ تھی۔ کہ یہ سب "خدا کا فعل تھا" جس نے تمام مواقعات کو دور کردیا۔ یا آریہ کہدیں۔ کہ گورنمنٹ کی بھی اس میں سازش تھی۔ مگر ایسا لکھکر تو دیکھیں۔

تیسری بات۔ کس شخص نے لیکھرام اور ان تمام آریوں کو جو اس قاتل کو دیکھتے ہی بھانپ گئے تھے۔ کہ وہ خطرناک اور بھیانک آدمی ہے) اس قاتل کے متعلق تحقیق کرنے سے روکا۔ کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ اور رات کو کہاں بسر کرتا ہے جیسا کہ شردھانند مقتول ثانی نے لیکھرام کی ہندی سوانحعمری میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"پنڈت لیکھرام کو کئی مقامات سے آریہ بھائی خبردار کر رہے تھے۔ کہ محمدی لوگ ان کے مروا ڈالنے کی فکر میں ہیں۔ مگر انہوں نے اس اجنبی کے بارے میں کچھ بھی تحقیق نہ کی۔ کہ وہ کون ہے۔ اور کہاں سے آیا ہے۔ نہ اس کے متعلق کوئی پتہ تھا۔ کہ وہ رات کو کہاں رہتا ہے"

آریو بتاؤ۔ کہ یہ کس نے لیکھرام اور باخبر آریوں سے سازش کرلی تھی۔ کہ اس کا نام و نشان نہ پوچھنا۔ کوئی سازش نہ تھی۔ محض خدائی ارادہ تھا۔ کہ کوئی اسکی روک تھام نہ کرسکا۔ اس واسطے لیکھرام کے دل میں یہ ڈالا گیا۔ کہ وہ اس کو "دھرماتما" جانتا رہے۔

چوتھی بات۔ بقول شردھانند پندرہ بیس یوم وہ لیکھرام کے ساتھ رہا۔ اتنے دنوں میں بھی اسکی شناسائی نہ ہوئی۔ یہ کس سازش کا نتیجہ تھا۔ کہ اسکو دنیا میں شناخت کرنے والا کوئی آریہ بھی نہ رہا۔ اگر وہ مرزا صاحبؑ کا مرید بائیس ہزار روپیہ کا زرخرید تھا۔ تو اس نے مرزا صاحبؑ والی ایک سال تک مخفی قید سے رہا ہو کر بھی کسی کو منہ نہ دکھایا تھا کہ اسکو کوئی شناخت کرلیتا ہے یہ سازش نہ تھی بلکہ "خدائی فعل تھا"۔ کہ وہ لیکھرام کی ماتا اور دھرم پتنی اور نیچے والے مکان کے رہنے والوں جیونداس کے کنبہ کے سامنے نہایت اطمینان قلب اور بے باکی سے بقول ٹی سی گجراتی آریہ سـ ۷ چھپائیں ہائیں ہوگیا پتہ نہ آیا قبر غائب ہوگیا۔ نہ گلی والوں نے نہ بازار والوں نے اس کو بھاگتے پکڑ لیا۔

پانچویں بات۔ لیکھرام کے قتل ہونے کے بعد بقول شردھانند مقتول ثانی جبکہ پولیس کو "تفتیش کرنے کے موقعہ پر پتہ لگا۔ کہ رات کو وہ اس جگہ رہتا تھا جہاں لیکھرام کے قتل کی سازش ہوتی تھی"۔ تو کیوں پولیس نے اس جگہ اور مکان والوں کو جن کے پاس وہ رہتا تھا جہاں لیکھرام کے قتل کی سازش ہوئی تھی گرفتار نہ کرلیا۔ کیا پولیس نے بھی تو سازش نہیں کرلی تھی؟

چھٹی بات۔ کس نے قاتل کو یہ یقین دلایا تھا۔ کہ لیکھرام باوجود سبھا کے حکم کے کہ وہ ملتان سے سکھر جائیگا بقول شردھانند ۱۰ مرتبہ لیکھرام کے مکان اور سبھا کے دفتر اور ریلوے اسٹیشن پر لیکھرام کو دیکھنے گیا۔ اسکی وجہ سوائے اس کے کہ اس کو یقین کامل تھا کہ وہ ۶ مارچ کو کسی جگہ بھی نہیں جاسکتا۔ وہ ضرور مرنیکے واسطے میرے سامنے پیش کیا جائیگا۔ خدا اس کو ہر جگہ جانے سے روک دیگا۔ بس یہ خدائی فعل تھا یا سازش؟

ساتویں بات۔ کس نے لیکھرام سے سازش کرکے ملتان سے سکھر جانیسے روکا۔ اور پھر باوجود ملتان سے مظفرگڈھ جانے کیلئے جبکہ لیکھرام اسٹیشن ملتان پر پہنچا تو کس طاقت نے اسکو مظفرگڈھ بھی نہ جانے دیا۔ اور وہ سیدھا مقتل کی طرف چلا آیا۔ جیسا کہ شردھانند نے لکھا ہے۔ کہ "سبھا نے سکھر جانے کیلئے تار دیا۔ مگر طاعون کے باعث ملتان کے ممبران سماج نے وہاں جانے سے روک لیا اور ایک موہوم خطرہ سے بچا کر سیدھا موت کے منہ میں بھیجدیا۔ پھر پنڈت جی مظفرگڈھ کے لئے تیار ہوئے مگر نہ جانے کیوں پھر سیدھے لاہور کو لوٹ پڑے۔ جہاں وہ ۶ مارچ کی دوپہر کو پہنچ گئے"۔ کیا ملتان سماج کے ممبروں کی یہ سازش نہیں۔ کہ اسکو سیدھا موت کے منہ میں بھیجدیا۔ یا لیکھرام کی خواہش نہ تھی کہ وہ مظفرگڈھ جاتا جاتا سیدھا لاہور کو ہولیا۔ یہ سب کارروائی کس سازش کے ماتحت ہوئی۔ کوئی سازش نہ تھی۔ یہ "خدا کا فعل تھا"۔

آٹھویں بات۔ کس نے قاتل کے خون میں پندرہ بیس دن بعد یہ جوش پیدا کردیا۔ کہ ویشنو ڈاکٹر کو دکھانے کی ضرورت پڑی۔ اور اس نے دیکھکر کہا۔ کہ "بخار وخار تو معلوم نہیں ہوتا۔ اس کا خون جوش میں ہے اور تھکن معلوم ہوتی ہے۔ اگر درد ہے تو پلاستر لگا دیا جاوے" (ہندی سوانحعمری لیکھرام مرتبہ شردھانند) یہ جوش کسی سازش سے نہیں پیدا ہوا تھا بلکہ یہ "خدا کا فعل تھا"۔

نویں بات۔ کس نے سازش کرکے لیکھرام کو سمجھایا۔ کہ اس کو پلاستر نہ لگاؤ۔ ورنہ کمر سے بندھا ہوا خنجر پکڑا جائیگا۔ اسکو صرف "پینے ہی کی دوائی دیجائے"۔ کیا یہ لیکھرام کی سازش نہ تھی۔ کہ اس نے پلاستر لگانیسے روک کر کمر سے بندھی ہوئی چھری کو مخفی رہنے دیا۔ یہ سازش نہ تھی۔ بلکہ "خدا کا فعل تھا"۔

دسویں بات۔ کس نے لیکھرام کو عین ۶ مارچ کے دن ملتان سے لاہور پہنچا کر ۶ بجے شام کے وقت قاتل کے آگے "جدھر قاتل بیٹھا تھا چارپائی سے اس طرف اترکر دونوں آنکھیں ۴ بند کرکے اور دونوں بازو اوپر اٹھاکر زور سے انگڑائی لینے" کو کہا۔ جو مشتاق قاتل نے فوراً نہایت پھرتی سے "چھری پیٹ کے اندر گھسیڑ کر اس طرح گھمائی کہ انتڑیاں باہر نکل پڑیں" یہ تو ساری سازش لیکھرام کی ہی معلوم ہوتی ہے۔ جس نے آنکھیں بھی بند کرلیں۔ تاکہ چھری کو اٹھاتے لگاتے نہ دیکھ سکے۔ ورنہ کھلی آنکھیں رکھتا تو چھری کو نکالتے یا اٹھاتے تو دیکھ لیتا۔ مگر یہ کوئی سازش نہ تھی۔ یہ "خدا کا فعل تھا" کہ جس نے آنکھیں بند کرا کر سامنے پیٹ کرا دیا + افسوس کہ اخبار میں گنجائش نہیں رہی۔ ابھی اس کے متعلق بہت کچھ لکھنا ہے۔ مگر سازش کے الزام کو کرنے کے لئے اسی قدر کافی ہے۔ پہلے آریہ اس کا جواب دے لیں۔ پھر سازش کا الزام لگائیں سو وہ ڈوب کر مر جائیں۔ (باقی آئندہ سال بشرط زندگی)

فیض عام جوہر (تریاق)

اسکی ایک چھوٹی سی شیشی کا جیب میں ہر وقت موجود رکھنا گویا اعزاق کے حلقے میں بڑی بڑی آفات ناگہانی سے محفوظ رہنا ہے ہر طرح کی اندرونی اور بیرونی تکلیف پر اسکے چند قطرے کھلانے یا لگانے سے فوری تسکین اور آرام ہوجاتا ہے۔ کوئی مرض نہیں جس پر اس کا استعمال مفید نہ ہو۔ مثلاً پیٹ درد سر درد دانت درد۔ بدہضمی۔ پیاس ہیضہ اسہال وغیرہ زنبور و بچھو سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹے کا یہ تریاق ہے

جناب حکیم مفتی فضل الرحمن صاحب شاگرد خاص شاہی حکیم حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے فیض عام جوہر استعمال کیا اور کرایا ہے۔ واقعی مفید چیز ہے۔ میرے نزدیک اسکے فوائد امرت دھارا سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ جو اصحاب اسکو استعمال کرینگے میری اس تحریر کی تصدیق کرینگے۔ قیمت ایک تولہ بارہ آنے دو تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ محصول ۶ ر۔

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۷ مارچ ۱۹۳۱ء

صداقتِ اسلام
اور
نشانِ لیکھرام

آج ۷ مارچ کا وہ مبارک دن ہے جس میں دو پہلوانوں کی کشتی کا فیصلہ ہو کر اسلامی پہلوان حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح مہدی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمانی حکم سے فاتح اور غالب قرار پائے۔ اور ویدک دھرم کا نوجوان مسمی لیکھرام آریہ مفتوح اور مغلوب اور فی النار ہو کر فتح اسلام کا نشان ہو گیا۔ فللّٰہ الحمد۔

اصل واقعہ تو اس آخری جنگ کا جو انیسویں صدی میں آدم و شیطان کے درمیان پیش آیا۔ تمام دنیا کو معلوم ہے۔ اور ہر سال اس کی یاد تازہ کرنے کے واسطے فریق مغلوب کی طرف سے اخبار و رسالے نکلتے رہتے ہیں۔ اور فریق غالب بھی ہمیشہ اس پر روشنی ڈالتا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی آریہ فریق مغلوب کی طرف سے "بلیدان نمبر" آریہ اخبار پرکاش و آریہ ویر۔ آریہ مسافر نے ۲۲ فروری کو شائع کئے۔ جن میں اپنی نامرادی اور ناکامی پر ماتم کرتے ہوئے فریق غالب پر بہت غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ جیسا کہ دستور ہے۔ کہ ہار کھایا ہوا تباہ حال اور بزدل انسان پاکھنڈ مچاتا اور غصہ اور جوش میں آ کر کاغذی گھوڑوں کی ٹاپوں سے اپنے فاتح حریف کو روندتا اور اپنی ہنسی کراتا ہے۔ اور نہیں سمجھتا۔ کہ اب اس رونے اور جھینکنے اور اپنے سر اور منہ پر غلاظت اور نجاست ملنے سے کیا حاصل۔ جیتنے والا جیت گیا نامراد ہونیوالا نامراد ہو گیا۔ اس زندہ شیر اور آسمانی ہزبر کو تو تم منہ نہ دکھا سکے۔ اب ہمسائیوں کی پوستینیں کیوں پھاڑتے اور اپنی پھوٹی قسمتوں پر کس لئے نوحہ خوانی کرتے ہو۔ سو یہی حال ان آریوں کا ہے۔ کہ ہر سال اپنی شکست کو یاد دلاتے رہتے ہیں ؛

میں ان "بلیدان نمبروں" کو عادتاً ردی میں پھینک دیتا۔ اور ان کی یاوہ گوئیوں اور ہرزہ درائیوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ ایک قادر با اختیار جج کو ایک جھوٹے مستغیث کے خلاف فیصلہ دے کر کیوں اشتعال آئے جبکہ مایوس اور نامراد مستغیث عدالت کے کمرے سے کچھ منہ میں ... بڑبڑاتا ہوا کچھ بکتا ہوا نکلتا ہے۔ ذلیل، ذلیل ہے۔ جج۔ جج ہے۔ نامراد مستغیث کی یادر ہوا یاوہ گوئی کوئی آندھی نہیں جس سے عالی قدر جج کی مستقیم اور مضبوط کرسی ہل جائے گی۔ مگر چونکہ ان نمبروں میں آریوں نے اس ہیبت ناک نشان لیکھرام کو نہایت شوخی اور دریدہ دہنی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گہری سازش اور منصوبہ بتا کر اپنی بدبختی اور ناکامی کو ڈھانپنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا شدہ کیڑے ناحق کے غضب سے جھنجلا جھنجلا کر راستباز فاتح اسلام کی طرف جھاگ بھرے منہ سے کاٹنے کو لپکتے ہیں۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا۔ کہ ان کی اس بیہودگی کا بھی ایسا فیصلہ سناؤں۔ کہ یہ لاہور کی گندی نالیوں کے زہریلے سانپ واپس اپنے تنگ و تاریک سوراخوں میں گھس جائیں۔ اور ان کی ساری کچلیاں اکھاڑ کر پھینک دوں۔ کہ پھر کبھی یہ اسلام کی ایڑی کو ڈسنے کیلئے باہر نہ آئیں ؛

او شوخ کرشن۔ اور او گرم مزاج مہر چند۔ اور اے لیکھرام کے بدزبان جانشین آریہ مسافر چرنجی لعل کیا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ جس نامراد قوم کے تمام کیرکٹر سفلی زندگی کے کیچڑ سے آلودہ ہیں۔ اور جسے پاکیزگی کا ایک درجہ بھی نصیب نہیں۔ وہ احمدیت کے سنگین قلعہ کو کاغذی کدالوں سے گرا دیگی۔ اے آریہ کمپنی کے ممبرو! کیا تمہیں امید ہو گئی۔ کہ تم ویدک دھرم کی شکست فاش اور اسلام کی فتح نمایاں کو جو لیکھرام نے اپنی جان دے کر قیامت تک کے لئے لوگوں کو صداقتِ اسلام کا ثبوت دیدیا ہے۔ چھپا دو گے؟ ہرگز نہیں۔ تمہاری یہ تمام مکاریاں جو اپنی ذلت اور ویدک مت کے بطلان کو مخفی کرنے کی ہیں۔ آناً فاناً بادلوں کا دھواں بن کر اڑ جائیں گی۔ اور تم حسرت و اندوہ کے ساتھ ماہی بے آب کی طرح تڑپ تڑپ کر بیکار ہو جاؤ گے۔ اور تمہارا سارا جوش ٹھنڈا پڑ جائیگا دیکھو آج میں پھر تم کو تمہاری اس بے عقلی۔ نافہمی جہالت اور شرارت۔ حماقت اور ضلالت کو کھول کر بتاتا ہوں۔ جو تم کہتے ہو۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا کوئی مرید بھیج کر اور سازش کر کے لیکھرام کو قتل کرایا ہے۔ یہ کوئی آسمانی نشان یا الہامی پیشگوئی نہ تھی۔ سنو مگر خوب کان کھول کر۔ پھر اپنی بطالت کو قبول کرو۔

لیکھرام کی پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق

آریوں کا پنڈت لیکھرام ایک نہایت بدزبان اور شوریدہ سر متکبر اور مفتری انسان تھا۔ وہ اسلام اور پیشوایان اسلام کے متعلق نہایت دریدہ دہنی سے تحریریں لکھتا اور تقریریں کیا کرتا تھا۔ اس کی جو شامت آئی۔ تو وہ خدا کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الجھ پڑا۔ اور ۱۸ ر مارچ ۱۸۸۶ء کو اس نے ایک اشتہار بجواب حضرت مرزا صاحبؑ شائع کیا۔ جو اس کی کلیات آریہ مسافر کے صفحہ ۴۹۳ پر "اشتہار اول" کی سرخی سے طبع کیا گیا ہے۔ اس اشتہار میں وہ مفتری علی اللہ ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی اولاد کے متعلق اپنا الہام یعنی پیشگوئی لکھتا ہے۔ کہ :-

"آج مبارک دن پھاگن سدی ایکادشی سمت ۴۲ (مطابق ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء) کو صفائی وقت میسر ہو کر (بارگاہِ او تعالیٰ میں) پھر گذر ہوا۔ تو آپ کی تصدیق کلام کے لئے (کہ آیا آپ کو خدا کوئی الہام کرتا ہے یا نہیں؟) بارگاہِ باریتعالیٰ میں جو عرض کرنا چاہا۔ تو ابھی غلام احمدی میری زبان پر گذرا تھا کہ او تعالیٰ نے نہایت جلال سے فرمایا۔ کہ وہ شخص تو روزِ ازل میں مکار و غدار و مفتری پیدا کیا گیا ہے۔ اور زمانہ آئندہ میں ایک دو شخص ایسے ہی اور بھی ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ کہ بار خدایا ایسے مکار کو سزا کیوں نہیں دیتا۔ جو بندگانِ ایزدی کو گمراہ کرتا ہے۔ فرمایا ابھی اس کے اعمال کا بدلہ باقی ہے۔ تین سال میں سزا دی جاوے گی۔ ... چنانچہ او تعالیٰ نے مجھے لوح محفوظ دکھلائی۔ جس میں سب مکاروں کے اول (مرزا صاحب کا) نام نامی درج تھا۔ میں نے عرض کیا کہ خداوندا اس نے یہ اشتہار جاری کیا ہے۔ کہ مجھ کو الہامات ہوتے ہیں فرمایا محض جھوٹ ہے۔ ہم نے کوئی الہام یا پیشگوئی اس کو نہیں بتلائی۔ جو باتیں وہ کہتا ہے یا کہے گا۔ اس کے برعکس ہو گا۔ (جیسا کہ لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی الہامی بتلائی تھی۔ اس کے برعکس ہوا۔ فاروق) تو جا۔ اور بذریعہ اشتہار اس کا جھوٹ مشتہر کر۔ تاکہ میرے بندے نجات پاویں۔ المامور معذور۔"

یہ پیشگوئی خدا پر افترا کر کے استہزاءً لیکھرام نے کی اور اس کے آگے حضرت صاحبؑ کو خطاب کرتا ہے۔ کہ:-

"میرے اس مضمون سے آپ کو رنج نہ ہو۔ میں تو باتباع حکم الٰہی عرض کر رہا ہوں۔ اگر کچھ میری بناوٹ معلوم ہو۔ اور تصدیق مطلوب ہو۔ تو جب آپ خدا سے ہمکلام ہوں پوچھ لیجئے گا۔ اگر ایماندار ہو۔ تو فقرات الہامیہ کو مثل آیات قرآنیہ سمجھے گا۔" کلیات طبع اول ص ۴۹۵

یہاں تک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بکواس کی ہے۔ اس سے آگے ص ۴۹۸ پر قادیان اور حضورؑ کی اولاد کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ:-

"آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی خدا کہتا ہے۔ چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہیگا۔ پھر معدوم محض ہو جائیگا۔"

آگے ایک دوسرا اشتہار ہے۔ جو لیکھرام نے حضرت اقدس علیہ السلام کے اشتہار مورخہ ۲۲ مارچ و ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے جواب میں لکھا۔ اس میں لکھتا ہے کہ:-

"ابد تک آپ کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہو گا۔ ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب خاتمہ بتلاتا ہے۔ ص ۴۹۹ ہمارا الہام یہ کہتا ہے۔ کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔" ص ۵۰۰

یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی اولاد اور ذریت کے متعلق مارچ ۱۸۸۶ء میں کی اس کے بارے میں صرف اسی قدر لکھتا ہوں کہ۔ یا تو اس نے تمسخر اور استہزار کے طور پر لاف زنی کی ہے یا ویدک دہرم کے خدا نے اس کو احمق بنایا ہے۔ مگر ہر دو صورت کا نتیجہ ایک ہی ہے۔ یعنی لیکھرام نے تقول علی اللہ کیا۔ اور خدائے پاک و قدوس کی طرف وہ باتیں منسوب کی ہیں۔ جو خدا نے اس کو نہیں کہیں۔ اس لئے وہ حسب حکم قرآنی ضرور تھا۔ کہ قطع وتین کی سزا کا بھی مستوجب ہوتا۔ چنانچہ ہوا۔ اور صداقت قرآن پر اپنی موت بذریعہ قتل سے شہادت دے گیا۔ اور کوئی اس کو خدا کی گرفت سے نہ چھڑا سکا۔ اور لو تقول علینا بعض الاقاویل الآیہ والا فرمان بھی لفظاً اور معناً پورا ہو گیا۔

لیکھرام کی پہلی شکست

آریہ پہلوان کی اس زٹل کی میعاد ۱۲ مارچ ۱۸۸۶ء سے شروع ہو کر ۱۲ مارچ ۱۸۸۹ء کو پورے تین سال کی ختم ہو گئی۔ اور لیکھرام نے اپنی زندگی میں ہی دیکھ لیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو خدا نے وہ مولود مسعود جو مصلح موعود تھا۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو عطا فرمایا۔ اور لیکھرامی زٹل کہ

"ابد تک آپکے کوئی لڑکا پیدا نہ ہو گا" کلیات ص ۴۹۹

مقتول آریہ کی ذلت کا باعث ہو گئی۔ اور ۱۲ مارچ ۱۸۸۹ء کو اس کی یہ پیشگوئی جو اس کا ایشوری گیان تھا۔ کہ:-

"ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب خاتمہ بتلاتا ہے" ص ۴۹۹

خاک میں مل کر اس کی روسیاہی اور رسوائی اور دروغگوئی کا ذریعہ بن گئی۔ صدق اللہ و رسولہ ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

خدا نے لیکھرام اور اس کے ہمخیالوں اور ہمپیالوں کو لیکھرام کی افترا سازی اور یاوہ گوئی کو سیاہ جھوٹ ثابت کر کے ان کا منہ کالا کر دیا۔ اور تمام جہان میں لیکھو کا دروغ بیفروغ ظاہر کر کے اس کے لئے قطع الوتین کا حکم صادر ہونے کا وقت آ گیا۔ فللہ الحمد

اب آریہ عموماً اور پرکاش و آریہ ویر و آریہ مسافر کے ایڈیٹر خصوصاً بتلائیں۔ کہ کیا لیکھرام کی مندرجہ بالا ہرزہ سرائی۔ ایشوری گیان تھا یا دیانندی ہذیان؟ اور لیکھرام نے یہ جھوٹ لکھا تھا۔ کہ اس کو خدا نے ایسا الہام کیا ہے۔ یا واقعی اس کو یہ احلام ہوا تھا؟ کیا ایسا شخص بھی جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے۔ کسی قوم میں معزز سمجھا جا سکتا ہے سوائے آریہ قوم کے۔ او دیانندیو! اگر زندہ ہو تو اس کا جواب دو۔ ورنہ لیکھرام کا نام نہ لو۔ اور اس سے آگے اور سنو!

لیکھرام کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مباہلہ

مندرجہ بالا آریہ مت کی پہلی بیّن شکست اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلمہ فتح ہو چکی۔ لیکن حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اب تک لیکھرام کے متعلق کوئی تفصیلی پیشگوئی نہیں شائع کی۔ مگر خدا کی شان کے

قربان اُس نے آریہ پہلوان کو چونکہ ہر پہلو سے ذلیل اور شکست خوردہ اور مغلوب قرار دینا تھا۔ لیکھرام نے ایک دوسری مصیبت اپنے ہاتھوں سے خرید لی۔ جو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مارچ ۸۶ء میں آریوں کے ساتھ ایک تحریری مباحثہ بمقام ہوشیارپور کیا جس کو مفصل کتاب کی صورت میں "سرمہ چشم آریہ" کے نام سے ستمبر ۸۶ء میں طبع کرایا۔ اس کے اختتام پر حضور علیہ السلام نے آریہ سماج اور ویدک دھرم پر اتمام حجت اور اسلام کی صداقت کے لئے تمام آریوں کو چیلنج کیا کہ:-

"اگر کوئی آریہ ہمارے اس تمام رسالہ کو پڑھ کر پھر بھی اپنی ضد کو چھوڑنا نہ چاہے۔ اور اپنے کفریات سے باز نہ آوے تو ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے اشارہ پاکر اسکو مباہلہ کی طرف بلاتے ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ طبع اول ص ۲۳۲)

پھر اسی کتاب میں آگے چل کر ص ۲۵۰ پر حضرت صاحبؑ نے تین مشہور آریوں کو دعوت مباہلہ دی اور چیلنج کیا کہ:-

"مباہلہ کے لئے وید خوان ہونا ضروری نہیں۔ ہاں باتمیز اور ایک باعزت اور نامور آریہ ضرور چاہیئے جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑ سکے۔ سو سب سے پہلے لالہ مرلیدھر صاحب (جن سے یہ تحریری مباحثہ ہوشیارپور میں ہوا تھا) اور پھر لالہ جیونداس صاحب سکرٹری آریہ سماج لاہور اور پھر منشی اندرمن صاحب مرادآبادی۔ اور پھر کوئی اور دوسرے صاحب آریوں میں سے جو معزز اور ذیعلم تسلیم کئے گئے ہوں مخاطب کئے جاتے ہیں۔ کہ اگر وہ ویدکی ان تعلیموں کو جن کو کسی قدر ہم اس رسالہ میں تحریر کر چکے ہیں۔ فی الحقیقت صحیح اور سچی سمجھتے ہیں۔ اور ان کے مقابل جو قرآن شریف کے اصول و تعلیمیں اسی رسالہ میں بیان کی گئی ہیں۔ اُن کو باطل اور دروغ خیال کرتے ہیں۔ تو اس بارہ میں ہم سے مباہلہ کریں۔ اور کوئی مقام مباہلہ کا برضامندی فریقین قرار پاکر ہم دونوں فریق تاریخ مقررہ پر اس جگہ حاضر ہو جائیں۔ اور ہر ایک فریق مجمع عام میں اُٹھ کر اس مضمون مباہلہ کی نسبت جو اس رسالہ کے خاتمہ میں بطور نمونہ اقرار فریقین قلم جلی سے لکھا گیا ہے۔ تین مرتبہ قسم کھا کر تصدیق کریں۔ کہ ہم فی الحقیقت اس کو سچ سمجھتے ہیں۔ اور اگر ہمارا بیان راستی پر نہیں۔ تو ہم پر اسی دنیا میں وبال اور عذاب نازل ہو۔ پھر فیصلہ آسمانی کے انتظار کے لئے ایک برس کی مہلت ہوگی۔ پھر اگر برس گذرنے کے بعد مؤلف رسالہ ہذا (یعنی حضرت مرزا صاحبؑ) پر کوئی عذاب اور وبال نازل ہوا۔ یا حریف مقابل پر نازل نہ ہوا۔ تو ان دونوں صورتوں میں یہ عاجز (مرزا صاحبؑ) قابل تاوان پانسو ٹھہریگا جس کو برضامندی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ بآسانی وہ روپیہ مخالف کو مل سکے داخل کر دیا جائیگا۔ اور درحالت غلبہ خود بخود اس روپیہ کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا۔ اور اگر ہم (مسیح موعود) غالب آئے تو کچھ بھی شرط نہیں کرتے۔ کیونکہ شرط کے عوض میں وہی دعا کے آثار کا ظاہر ہونا کافی ہے۔" ص ۲۵۱

خلاصہ چیلنج مباہلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ چیلنج مباہلہ ایسا صاف ہے۔ کہ کسی مزید توضیح یا تشریح کی ضرورت نہیں اس میں مندرجہ ذیل امور کھول کر لکھ دئے گئے ہیں۔

(۱) مباہلہ کے لئے کوئی معزز اور نامور آریہ ہونا چاہئیے جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑ سکے۔

(۲) اول حقدار مباہلہ کرنے کے لالہ مرلیدھر جیونداس اندرمن مرادآبادی قرار دئے گئے۔ ان کے بعد پھر کوئی دوسرا آریہ جو معزز اور ذیعلم ہو۔

(۳) مباہلہ کرنے والا وہ آریہ ہو جس نے رسالہ سرمہ چشم آریہ پڑھ لیا ہو۔ اور پھر بھی وہ اسکی تکذیب کرے۔

(۴) مباہلہ کے لئے برضامندی فریقین کوئی مقام اور تاریخ مقرر ہو اور مجمع عام میں مباہلہ ہو۔

(۵) مباہلہ دونوں فریق بالمواجہ ہو کر کریں۔

(۶) مضمون مباہلہ حسب نمونہ مندرجہ رسالہ سرمہ چشم آریہ ہو۔

(۷) اس مضمون مباہلہ کی تصدیق اس مجمع عام میں تین مرتبہ قسم کھا کر کریں۔ کہ ہم اس مضمون کو سچ سمجھتے ہیں۔

(۸) نتیجہ مباہلہ کے لئے ایک سال کی میعاد ہوگی۔

(۹) اس میعاد میں اگر فریق اسلام پر عذاب نازل ہو گیا تب بھی۔ اور اگر فریق آریہ پر عذاب نازل نہ ہوا تب بھی۔ فریق اسلام یعنی مرزا صاحب علیہ السلام پانسو روپیہ تاوان جو پہلے جمع کرا دیا جائیگا۔ ادا کرینگے۔

(۱۰) اور اگر فریق آریہ پر عذاب نازل ہو گیا۔ تو مرزا صاحبؑ کوئی تاوان ان سے نہیں لیں گے۔ نہ کوئی اور شرط ان کے واسطے مقرر کریں گے۔

ناظرین! ان دس باتوں کو یاد رکھیں۔ اور آگے قدرت خداوندی کا تماشہ دیکھیں۔ کہ کس طرح لیکھرام اس شکنجہ میں خود آتا ہے۔

لیکھرام کی موت کیلئے تیاری

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے ستمبر ۸۶ء میں جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ سرمہ چشم آریہ طبع کرا کر اور اس میں چیلنج مباہلہ متذکرہ بالا درج فرما کر شائع کر دیا۔ دو سال تک آریوں میں سے نہ کوئی اس کا جواب لکھنے پر آمادہ ہوا نہ ہی مرلیدھر اور جیونداس اور اندرمن آریوں نے دعوت مباہلہ کے قبول کرنے کی جرأت کی۔ نہ کسی دیگر معزز آریہ نے اس طرف رُخ کیا۔ آخر کار آریہ سماج کے لیکھرام نے ہی اس ویدی پر اپنی بھینٹ دینے کے واسطے قدم بڑھایا۔ اور سرمہ چشم آریہ جیسی بے نظیر کتاب کی بعض باتوں کا آرین تہذیب اور اپنی فطرت کے مطابق جواب لکھ کر "خبط احمدیہ" کے نام سے طبع کرایا۔ اور مشیت الٰہی کے ماتحت عنہ ۲ ماہوار پانے والا آریہ سماج کا نوکر بمصداق ؎

بچائے کون اس کمبخت کو جسکو خدا مارے

مباہلہ کے لئے بھی آگے آیا۔ اور اپنے خبط کے ص ۸۳ مندرجہ کلیات آریہ مسافر کے ص ۵۸۴ پر اس نمونہ مضمون مباہلہ کے خلاف جو حضرت مسیح موعودؑ نے آریہ فریق کے لئے سرمہ چشم آریہ میں لکھا تھا۔ اپنی ایجاد سے مباہلہ کا مضمون لکھ کر شائع کر دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کا نمونۂ مضمون مباہلہ

سرمہ چشم آریہ میں حضرت صاحبؑ نے جو مضمون فریق آریہ کو مباہلہ کے لئے لکھنے اور تصدیق کرنے کا درج فرمایا تھا اُس میں سے ضروری حصہ یہاں ہم نقل کرتے ہیں۔

”اے ایشر تو ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر اور جس فریق کے اصول اور اعتقاد جھوٹے اور ناپاک ہیں جن کو وہ کسی ناپاک کتاب کی رُو سے مانتا ہے۔ اس کو ذلیل و رُسوا کر۔ اور ہم دونوں (لیکھرام اور مرزا صاحبؑ) میں سے وہ شخص جو تیری نظر میں کاذب اور دروغگو ہے۔ اور اس کے عقائد اور اصول تیری توہین اور ہتک کا موجب ہیں۔ اور دانستہ ان کا پابند ہو رہا ہے۔ اس کو اے ایشور ایسی دُکھ کی مار پہنچا۔ اور ایسی لعنت سے بھری ہوئی اس کی رُسوائی کر کہ ایک سال کے عرصہ تک وہ لعنت کا اثر جو عذاب مولم ہے ظاہر ظاہر اس کو پہنچ جائے۔ اے ایشور تو ایسا ہی کر۔ کیونکہ کاذب صادق کیطرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔ آمین۔“

سرمہ چشم آریہ صـ ۲۵۷-۲۵۸)

لیکھرام خبطی کا مباہلہ

بجائے اس نمونہ کے مطابق مباہلہ کے الفاظ لکھنے کے آریہ خبطی نے حسب ذیل الفاظ میں مباہلہ کیا۔

”اے پرمیشور ہم دونوں (مرزا صاحب اور لیکھرام) میں سچّا فیصلہ کر۔ اور جو تیرا ست دھرم ہے اُس کو نہ تلوار سے بلکہ پیار سے معقولیت اور دلائل کے اظہار سے جاری کر اور مخالف (مرزا صاحب) کے دل کو اپنے ست گیان سے پرکاش کر تا کہ جہالت اور تعصب و جور و ستم کا ناش ہو۔ کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔“ (کلیات صـ ۵۸۵)

اس مباہلہ میں لیکھرام نے نہ تو ایک سالی کی میعاد نزول عذاب کا ذکر کیا۔ نہ لعنت اور دُکھ کی مار اور ظاہر ظاہر عذاب مولم کا تذکرہ کیا۔ کیونکہ اس کا دل محسوس کر گیا۔ کہ کہیں ایسا ہی نہ ہو جائے۔ مگر حضرت مرزا صاحبؑ کے نخچیر لاغر نے اپنی موت کو آوازیں دے کر بلایا۔ اور اپنے مندرجہ بالا مباہلہ کے آگے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ایک خود ساختہ مضمون مباہلہ لکھکر اپنے لئے عذاب مولم میں ظاہر ظاہر گرفتار ہونے کے سامان اپنے ہاتھ سے پیدا کر لئے۔

لیکھرامی الفاظ میں مرزا صاحبؑ کا مباہلہ

چنانچہ حضرت اقدس جری اللہ پہلوان اسلام مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے لیکھرام نے ایک مباہلہ اپنے مباہلہ سے آگے بقلم خود شائع کیا۔ جس میں خبطی کی تمسخرانہ یاوہ گوئی کو چھوڑ کر مباہلہ والا مضمون بقلم لیکھرام ناظرین کے ملاحظہ کے لئے درج کرتا ہوں۔ جو یہ ہے:۔

”میں مرزا غلام احمدؐ ولد غلام مرتضٰی صاحب مرحوم مؤلف براہین احمدیہ خداوند کریم کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ دنیا میں سچا اور منجانب اللہ مذہب دین اسلام ہے۔ اور حضرت محمدؐ خدا تعالےٰ کے رسول بلکہ افضل الرسل ہیں۔ اور قرآن شریف اللہ کا پاک اور کامل کلام ہے۔ جو تمام صداقتوں اور سچائیوں پر مشتمل ہے۔ اور اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ اور سب مخلوق کا خالق نیستی سے ہستی میں لانیوالا کوئی انادی رُوح یا قدیمی پرمانو (مادہ) اس کے پاس نہیں ہے۔ خدا رحمٰن و رحیم توبہ قبول کرنیوالا ہے۔ جو تعلیمات قرآن میں درج ہیں۔ وہ لفظ بلفظ صحیح مانتا ہوں۔ خدا نے براہ راست بھی مجھ کو الہام سے اور اپنے پاک کلام سے مشرف کیا ہے۔ جو ان سچائیوں کا دوہرا ثبوت ہے۔ اس کے پاک رسول محمدؐ پر فلاح آخری موقوف ہے۔ جس نے اس کی پیروی نہ کی۔ خواہ وہ خدا کی کتنی عبادت کرے۔ ہرگز اس کی نجات نہ ہوگی۔ لیکن میرا مخالف پنڈت لیکھرام شرما جو اس وقت میرے مقابلہ میں موجود ہے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جناب محمدؐ صاحب سچے نبی نہیں نہ ان کے قرآن میں سچّا الہام ہے۔ وہ قرآن کو جھوٹا جانتا ہے۔ اے خدا خیر الماکرین۔ اے رب المکّہ اے جبّار و قہار تو ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر۔ اور ہم دونوں میں سے جو شخص (لیکھرام یا مرزا صاحبؑ) اپنے عقائد میں جھوٹا اور تعصب یا کسی غرض نفسانی سے ایسی باتیں مُنہ پر لاتا ہے۔ نہ اس کا دل نور یقین سے بھرا ہے۔ اس پر تو اے قادر ایک سال تک اپنا کوئی عذاب نازل کر۔ اور لعنت سی بھری ہوئی دُکھ کی مار ایسے شخص کو پہنچا۔ جو دانستہ سچائی سے دور ناراستی کا دوست بن رہا ہے۔ کیونکہ سب قدرت اور انصاف تیرے ہاتھ میں ہے۔“

(کلیات لیکھرام صـ ۵۸۵)

ناظرین! یہ دونوں مباہلے وہ ہیں۔ جو لیکھرام کی زبان وقلم کے ذریعہ لیکھرام کے اپنے ہاتھ سے نکلے ہیں۔ نہ تو حضرت مرزا صاحبؑ کی طرف سے وہ مضمون مباہلہ نقل کیا گیا ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے خود اپنے دست مبارک اور قلم سے لکھا تھا۔ نہ اپنی طرف سے مباہلہ کی وہ عبارت درج کی ہے۔ جو حضرت صاحبؑ نے آریہ مباہل کے لئے تجویز کی تھی۔ اس لئے یہ دونوں مباہلہ کی دعائیں لیکھرام کی ہی ہیں۔ البتہ ان میں اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ لیکھرام نے اپنی دعاء مباہلہ میں نہ تو عذاب و وبال ذلت و رسوائی کی دعا کی ہے۔ صرف وہ فیصلہ چاہا ہے۔ جو خدا کے نزدیک سچا فیصلہ ہو نہ ہی میعاد ایک سال رکھی ہے۔ بلکہ جب خدا چاہے۔ کُھلم کُھلا سچا فیصلہ کر دے۔ لیکن حضرت مرزا صاحبؑ کی طرف سے جو مباہلہ اس نے اپنے مقابل اپنی خواہش اور عبارت میں درج کیا ہے۔ اس میں خیر الماکرین اور رب مکّہ اور جبّار و قہار ہستی سے ایک سال تک لعنت سے بھری ہوئی دکھ کی مار اور عذاب کے نزول کی استدعا کی ہے۔ پس جبکہ حضرت مرزا صاحبؑ اس کی دعا کے مطابق ایک سال تک مبتلاء عذاب نہ ہوئے۔ اور نہ آپ پر کوئی لعنت سے بھری ہوئی دُکھ کی مار پڑی۔ تو یہ لیکھرام کی دوسری شکست اور ذلت اور ویدک دھرم کے باطل اور جھوٹا ہونے کی آسمانی گواہی اور نشان ہے۔ اور حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت اور اسلام کی سچائی کا زبردست معیار ہے۔ ٭ کیا لیکھرامی آریہ اور دیانندی دوست اپنے اس اصول کیمطابق کہ ست کو گرہن کرنا چاہیئے۔ اس سچائی کو قبول کرنے کیلئے تیار ہیں؟

ایک سوال اور اس کا حل

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر مرزا صاحبؑ پر ایک سال تک اس مباہلہ لیکھرامی کے مطابق کوئی عذاب نازل نہ ہؤا۔ اور اس سے مرزا صاحبؑ اور اسلام کی صداقت ظاہر ہو گئی۔ تو لیکھرام پر بھی تو یوم مباہلہ سے ایک سال تک کوئی عذاب نازل نہیں ہؤا۔ تو اس سے ویدک دھرم کی صداقت اور لیکھرام کی سچائی کیوں ثابت نہیں ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ لیکھرام نے وہ مباہلہ نہیں کیا۔ جو حضرت صاحبؑ نے سرمہ چشم آریہ میں لکھا تھا۔ جس کا خلاصہ دس نمبروں میں ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔

(۱) نہ تو لیکھرام نے کوئی مقام برضامندی فریقین مباہلہ کے لئے تجویز کیا۔

(۲) نہ لیکھرام نے کوئی تاریخ مباہلہ معین کرا کر مجمع عام میں بالمواجہ حضرت مرزا صاحبؑ سے مباہلہ کیا۔

(۳) نہ لیکھرام نے حسب شرط پیش کردہ حضرت صاحبؑ تین مرتبہ قسم کھا کر اپنے مضمون مباہلہ کی تصدیق کی۔

(۴) نہ لیکھرام نے نزول عذاب مولّم اور لعنت بھری مار کی استدعا کی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے سچا فیصلہ چاہا ہے۔

(۵) نہ لیکھرام نے نزول عذاب کے لئے ایک سال کی مدت اپنے مباہلہ میں درج کی۔ بلکہ غیر معین میعاد رکھی۔

اس لئے لیکھرام پر ایک سال میں عذاب نازل نہیں ہؤا۔ اگر وہ ان شرائط کی پابندی کر لیتا۔ اور اپنی طرف سے مباہلہ کی دعا نہ کرتا۔ بلکہ جو فریق چیلنج دہندہ نے اپنے چیلنج میں لکھا تھا۔ اس کو بلا کم و کاست و بیشی و ایجاد بندہ کے منظور کر لیتا۔ تو یقیناً یقیناً جو دردناک عذاب اس پر دوسرے موقعہ پر نازل ہؤا۔ وہ اسی ایک سال میعاد کے اندر نازل ہو جاتا۔ بنا بریں لیکھرام کا سال تک عذاب مباہلہ سے بچے رہنا اس کی صداقت کی دلیل نہیں بن سکتا۔ تا وقتیکہ فریق مقابل حضرت مرزا صاحبؑ بھی اس کے الفاظ مباہلہ کی تین مرتبہ قسم کھا کر تصدیق نہ کر دیتے۔ پس یہ دوسرا موقعہ تھا۔ کہ لیکھرام اپنی زندگی میں ہی اپنے مباہلہ کا نتیجہ جو وہ حضرت مرزا صاحبؑ کے خلاف دیکھنے کا متمنّی تھا۔ نہ نکلنے پر نامراد و ناکام رہا۔ پہلے اپنی پیشگوئیوں کو مرزا صاحبؑ کے حق میں پوری نہ ہوتی دیکھ کر کاذب ہو گیا۔ پھر دوسری دفعہ مباہلہ کی بددعا سے مرزا صاحبؑ کو محفوظ پا کر روسیاہ ہو کر ڈبل شکست کھا گیا۔

آریہ مسافر کے آخری سفر کا وقت

ان دو شکستوں اور نمایاں ذلتوں کے بعد لیکھرام کا وہ وقت آ گیا۔ کہ اب فریق ثانی کی صداقت پر اپنی جان دے کر اور اسلام کا بول بالا اور ویدک دھرم کا مُنہ کالا کر جائے۔ اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے کوئی الہامی پیشگوئی لیکھرام کے متعلق شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب جبکہ اس کی شوخیاں اور گستاخیاں اپنی انتہا کو پہنچ گئیں۔ اور اس نے اپنے تمام تیر ترکشوں سے نکال کر اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چلا لئے۔ اور کوئی تیر باقی نہ رہا غرض ؎

چوں صید تیرہ بخت کہ بندے بپائے اوست
شیر مثال بغض خوری اختیار کرد
پس شحنۂ حق از پئے تعزیر او نجاست
چنداں بکوفتش کہ تنش چوں غبار کرد

تو رب الملکہ خیر الماکرین۔ قہار و جبار ہستی نے جس سے اس نے سچا فیصلہ چاہا تھا۔ اور جس کے ہاتھ میں سب قدرت و انصاف کو تسلیم کیا تھا۔ اپنا فیصلہ اپنے مامور وقت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ذریعہ بالفاظ ذیل اس کو اور اس کی تمام سماجوں کو سُنا دیا۔ جو یہ ہے:۔

ربُّ الملکہ قہّار اور جبّار کا فیصلہ

"خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہؤا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو۔ کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی رُوح سے میرا یہ نطق ہے۔ اب آریوں کو چاہیئے۔ کہ سب مل کر دعا کریں۔ کہ یہ عذاب ان کے اس وکیل سے ٹل جائے"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء)

چونکہ یہ پیشگوئی معہ اپنے تمام دیگر متعلقہ امور کے پوری تفصیل سے بارہا شائع ہو چکی ہے۔ اس لئے اب ان سب امور کو جو الہامی اور پیشگوئی ہذا کے متعلق ہیں۔ اس پرچہ میں نقل کرنے کی گنجائش نہیں۔ اسلئے اس تفصیل کو چھوڑ کر یہ بتاتا ہوں۔ کہ اس خدائی الہام کو خدا تعالیٰ نے ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء کو دن کے چھ بجے شام کے وقت لاہور میں کسی نامعلوم الاسم والحال شخص کے ہاتھوں پورا کرایا۔ لیکھرام اپنے مکان پر بیٹھا ہو مضروب ہؤا۔ مگر اسی وقت نہیں مرا۔ جب تک کہ اس نے عذاب مولّم اور دُکھ کی بھری ہوئی مار کو پورے آٹھ گھنٹہ تک بقائمی ہوش محسوس نہیں کر لیا۔ اور ۷ر مارچ کو اس اسلامی اور ویدک دھرمی پہلوانوں کے جنگ کا کھُلم کھلا فیصلہ ہو کر اسلام کی صداقت اور پہلوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی ثابت ہو کر ویدک دھرم اور آریہ جوانمرگ کی بطالت اور کذب کھل گیا۔ یہ لیکھرامی پیشگوئی نہ تھی۔ کہ جو تقول علی اللہ کے طور پر اس نے ۱۸ر مارچ ۱۸۸۶ء کو حضرت مرزا صاحبؑ کے متعلق کی تھی۔ کہ مرزا صاحبؑ کا خاتمہ تین سال کے اندر ہو جائے گا۔ اور آپؑ کے کوئی اولاد ابد تک نہ ہوگی۔ یہ اسلام کے خدا کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ربِ قدیر اور احمد علیہ السلام کے قادر مطلق خدا کا فیصلہ تھا۔ کہ قطع الوتین کی صداقت کا دنیا کو جلوہ دکھا دیا۔ اور تقول علی اللہ کرنیوالے کو افترا علی اللہ کا مزا چکھا دیا۔ فللّٰہ الحمد والصّلوٰۃ علیٰ محمد والسّلام علیٰ احمد۔

بعد کے واقعات

۷ر مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام فی النّار کر دیا گیا جس کی

اطلاع آریوں کے ایک اشتہار کے ذریعہ ۹ مارچ کو قادیان میں حضرت صاحبؑ کو ملی۔ تو آپؑ نے اسی وقت نہایت جرأت اور دلیری سے ذیل کا ایک اشتہار اس کے متعلق طبع کرا کر لاہور میں تقسیم کرایا۔ جس کی پیشانی پر یہ شعر درج کیا ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر زغلمانِ محمدؐ

"اگرچہ انسانی ہمدردی کے رُو سے ہمیں افسوس ہے۔ کہ اس کی موت ایک سخت مصیبت اور آفت اور ناگہانی حادثہ کے طور پر عین جوانی کے عالم میں ہوئی۔ لیکن دوسرے پہلو کی رُو سے ہم خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جو اس کے مُنہ کی باتیں آج پوری ہو گئیں۔ سو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان ہے" ملخصاً بلفظہٖ

(اشتہار مورخہ ۹ مارچ ۹۷ء)

واقعہ قتل کے بعد ایک چور دل اور ملوث ضمیر کی یہ جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ علی الاعلان بیدھڑک ایسی تحریریں شائع کرے۔ خاص کر اُن لوگوں میں جن کا ہیرو مارا گیا ہو۔ عین ایام ماتم اور غیظ و غضب میں مبتلا شدہ قوم کو اپنی طرف متوجہ کرے۔ جس سے وہ اور بھی بھڑک اٹھیں اور خواہ مخواہ گلے پڑ جائیں۔ پھر عین موقعہ واردات کے معاً بعد یہ لکھنا کہ میری پیشگوئی کے مطابق لیکھرام مارا گیا ہے۔ جیسا کہ حضورؑ نے فرمایا:۔

"عرصہ دس برس کا ہوا ہے کہ میں نے اشتہار ۲۰ فروری ۸۶ء میں لیکھرام کی نسبت خدا تعالیٰ سے الہام پا کر شائع کیا تھا۔ کہ اس کے لئے خدا نے عذاب کا ارادہ فرمایا ہے۔ سو آخر کار وہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۹۳ء میں مفصّل طور پر شائع کر دی گئی۔ کہ عذاب کی موت معمولی تپ وغیرہ سے ظہور میں نہیں آئے گی۔ بلکہ پنڈت مذکور خدا کے قہری نشان میں ماخوذ ہو کر انتقال کریگا۔ اور اس کے لئے چھ برس کی میعاد مقرر ہوئی تھی۔ ہم خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اس کے مُنہ کی باتیں آج پوری ہو گئیں" (ملخصاً اشتہار ۹ مارچ ۹۷ء)

ایسا اعلان اور اشتہار قتل کے بعد اُسی دل گردہ کا انسان شائع کر سکتا ہے۔ جس کو اپنی صداقت اور راستبازی پر کامل یقین اور ایمان ہو۔ کہ میں نے خدا کی طرف سے اور اس کے حکم سے یہ سب پیشگوئی کی ہے۔ جس کی وجہ سے کوئی زمینی طاقت اور حکومت مجھ سے مواخذہ نہیں کر سکتی۔ نہ کوئی ثبوت میرے خلاف کوئی دشمن سے دشمن ایسا پیش کر سکتا ہے۔ جس سے میری کسی سازش یا بد دیانتی یا منصوبہ سازی ثابت کر سکے۔ تب ہی تو خدا کا مامور مہدی معہود مسیح موعودؑ ۱۵ مارچ ۹۷ء کے اس اشتہار میں جس کا عنوان ہے "لیکھرام کی موت کی نسبت آریہ صاحبوں کے خیالات"۔ بیباک دل سے ارقام فرماتا ہے۔ کہ آریہ صاحبان اور بدگمانی کرنیوالے دیگر انسانوں سے میں پوچھتا ہوں۔ کہ:۔

"کیا کوئی گورنمنٹ خدا سے بھی لڑ سکتی ہے۔ بیشک گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ نابکار خونی کو پکڑے۔ اس کو پھانسی دے اور بدتر سے بدتر سزا کے ساتھ اس کو تنبیہہ کرے تا دوسرے عبرت پکڑیں۔ اور ملک میں امن قائم رہے جب ثابت ہو گا۔ کہ لیکھرام کا فلاں شخص قاتل ہے۔ اور وہ گرفتار ہو گا۔ تو پھانسی ملے گا۔ گورنمنٹ کا اس میں کیا قصور ہے۔ اور کونسی سُستی ہے۔ کس قاتل کو آریہ صاحب کس ثبوت کے ساتھ گرفتار کرانا چاہتے ہیں۔ جس کے پکڑنے میں گورنمنٹ متامّل ہے لیکن گورنمنٹ خدا کی پیشگوئیوں میں دخل نہیں دے سکتی جس قدر گورنمنٹ اس کی طرف توجہ کرے گی اُسی قدر ان پیشگوئیوں کو آسمانی اور بے لوث اور پاک پائیگی" (اشتہار ۱۵ مارچ ۹۷ء ص۱ ک۱)

اس کے بعد آریوں کی طرف سے بہت بیہودہ حرکتیں شروع ہو گئیں۔ اور بعض اخباروں میں آریوں نے اپنے گندے اور ناپاک خیالات کا اظہار کھلے لفظوں میں کیا۔ کہ فلاں مسلمان لیڈر کو قتل کر دیا جائے گا۔ فلاں کو مار دیا جائے گا۔ اور مرزا قادیانی خبردار رہے۔ اس کی قربانی عید بقر پر ہو جائیگی وغیرہ وغیرہ۔ ان خبروں اور ایسی اطلاعوں کو سُن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۲ مارچ ۹۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان "عریضہ بعالیخدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی" ہے۔ اُس میں ایسی تمام خبروں کا ذکر کر کے گورنمنٹ کو آریوں کی بے ہودگی پر توجہ دلائی۔ اور آخر میں تحریر فرمایا۔ کہ:۔

"اسلام کے مذہب اور ہندوؤں کے مذہب کا خدا تعالیٰ کی درگاہ میں ایک مقدمہ دائر تھا۔ سو آخر ۶ مارچ ۹۷ء کے اجلاس میں اس اعلیٰ عدالت نے مسلمانوں کے حق میں ایسی ڈگری دی جس کا نہ کوئی اپیل نہ مرافعہ۔ اب یہ واقعہ دنیا کو کبھی نہ بھولے گا۔ آریہ صاحبوں کو چاہیئے۔ کہ اب گورنمنٹ کو ناحق تکلیف نہ دیں۔ مقدمہ صفائی سے فیصلہ پا چکا۔ آسمانی عدالت سے (مسلمانوں کی) فتح ہو چکی۔ اور آریہ ان کے مدیون ٹھہر چکے۔ اب اپنے مدیونوں سے نرمی کریں۔ لطف اور محبت سے پیش آئیں" (اشتہار مذکور ص۲ کالم ۲)

حضرت جری اللہ علیہ السلام کے یہ سب اشتہارات ثابت کر رہے ہیں۔ کہ آپ کو خدا پر کامل بھروسہ اور یقین تھا۔ اور آپ کو اپنی پیشگوئی کی صداقت پر پورا اطمینان اور صمیم قلب حاصل تھا۔ وہ ایک لمحہ کے واسطے بھی اس سے خائف نہ تھے۔ کہ مجھ پر کوئی الزام سازش قتل کا ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ خوب دھڑلے سے بار بار لکھتے ہیں۔ کہ میری پیشگوئی جو خدا سے پا کر میں نے کی تھی۔ وہ قتل لیکھرام سے پوری ہوئی۔ اور لیکھرام میری پیشگوئی کے مطابق قتل ہوا۔ اور خوب ایمان رکھتے تھے۔ کہ مجھے کوئی گورنمنٹ وغیرہ ماخوذ نہیں کر سکتی۔ لیکن آریوں کا جوش ان تحریروں کو پڑھ کر بڑھتا ہی جاتا تھا۔ اور اس امر کے کہنے سے باز نہ آتے تھے۔ کہ قتل لیکھرام مرزا صاحبؑ کی سازش اور منصوبے سے ہوا ہے۔ لہذا حضرت صاحبؑ نے ان پر ایسی طرح سے اتمام حجت کی۔ جس کا جواب آریوں کے پاس نہیں ہے۔

آریوں کے الزام کے متعلق اتمامِ حجت

آریہ جب اس بے ثبوت اور بے بنیاد الزام سے باز نہ آئے۔ کہ مرزا صاحبؑ نے اپنے کسی مرید کو بھیج کر لیکھرام کو قتل کرا دیا ہے۔ اور اس کو باوجود کسی باضابطہ قانونی اور بدیہی ثبوت سے ثابت نہ کر سکنے کے یہی کہتے رہے۔ کہ مرزا صاحبؑ نے سازش کر کے لیکھرام کو مروا دیا ہے۔ تو حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک لاجواب اور ناقابلِ تردید طریق اس الزام کے فیصلہ کا آریوں کے سامنے حسب ذیل پیش کیا۔ کہ:۔

"اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے۔ تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ:۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص (مرزا صاحب) سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں۔ تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بد دعا سے بچ گیا۔ تو میں مجرم ہوں۔ اور اس سزا کے لائق جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر اور کلیجہ والا آریہ ہے۔ جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے۔ تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا طریق ہے۔ میں نے سچے دل سے یہ لکھا ہے۔ مگر یاد رہے ایسی آزمائش کرنے والا خود قادیان میں آئے، اس کا کرایہ میرے ذمہ ہو گا۔ جانبین کی تحریریں چھپ جائیں گی۔ اگر خدا نے اس کو ایسے عذاب سے ہلاک نہ کیا۔ جس میں انسان کے ہاتھوں کی آمیزش نہ ہو۔ تو میں کاذب ٹھہروں گا۔ اور تمام دنیا گواہ رہے۔ کہ اس صورت میں میں اسی سزا کے لائق ٹھہروں گا۔ جو مجرم قتل کو دینی چاہیئے۔ مگر مقابلہ کرنے والا ایسا ایک شخص ہو جو دل کا بہادر اور جوان اور مضبوط ہو۔ اب بعد اس کے سخت بے حیائی ہو گی۔ کہ کوئی غائبانہ میرے پر ایسے ناپاک شبہات کرے۔ میں نے طریق فیصلہ آگے رکھ دیا ہے۔ اگر میں اس کے بعد رُوگردان ہو جاؤں۔ تو مجھ پر خدا کی لعنت اور اگر کوئی اعتراض کرنے والا بہتانوں سے باز نہ آوے۔ اور اس طریق فیصلہ سے طالب تحقیق نہ ہو۔ تو اس پر لعنت"

(اشتہار ۱۵ مارچ ۹۷ء صـ۱ کالم ۲)

اس سے بڑھ کر کوئی طریق فیصلہ آسان اور قابلِ اطمینان نہیں ہو سکتا۔ اب ان افترا پردازوں کو یہ ایسا موقعہ دیا گیا تھا۔ کہ جس پر عمل کرنے سے وہ صداقت اسلام اور راستبازی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا دوسرا نمونہ اور نشان دیکھ سکتے تھے۔ اور اس میں یہ شرط کہ وہ عذاب "کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے" ایسی پاک اور صاف فیصلہ کُن تھی کہ معترضین پر حجت تمام کر دینے والی تھی۔ مگر افسوس کہ کوئی بہادر کلیجہ والا دل کا مضبوط آریہ اس آزمائش اور فیصلہ کے لئے میدان میں نہ نکلا۔ جو نکلا۔ وہ سخت بُزدل اور اختلاج قلب والا ہی ثابت ہوا جس کا مختصر واقعہ ہم نیچے بیان کرتے ہیں۔

گنگا بشن آریہ کا قسم کھانے کیلئے آمادہ ہونا

کسی مشہور آریہ یا آریوں کے کسی لیڈر کو تو یہ حوصلہ نہ پڑا۔ کہ دیدہ و دانستہ موت کے مُنہ میں جا گھسے۔ البتہ ایک شخص لنگا بشن ڈریل ماسٹر ریلوے پولیس [illegible] معلوم نے اخبار پنجاب سماچار مورخہ ۳ اپریل ۹۷ء میں حضرت مسیح موعود کی اس دعوت قسم کے جواب میں لکھا کہ:۔

"میں قسم کھانے کو تیار ہوں"

لیکن تین شرطیں اپنی طرف سے اس نے پیش کیں جن کی منظوری پر وہ قسم کو تیار ہو سکتا ہے۔ اور وہ شرطیں یہ ہیں:۔

پہلی شرط:۔ یہ کہ مرزا صاحبؑ جو پیشگوئی اپنے والے ہیں۔ اگر ان کی یہ پیشگوئی ایک سال میعاد میں پوری نہ ہو۔ تو مرزا صاحبؑ کو پھانسی دیا جاوے۔

دوسری شرط:۔ یہ کہ گنگا بشن کے لئے دس ہزار روپیہ ایسی جگہ جمع کر دیا جائے جہاں گنگا بشن کی تسلی ہو اور یہ روپیہ اگر گنگا بشن مرزا صاحبؑ کی بددعا سے نہ مرے۔ تو گنگا بشن کو مل جائے۔

تیسری شرط:۔ یہ کہ جب گنگا بشن حسب دعوت مرزا صاحبؑ قادیان میں قسم کھانے کے لئے آئے۔ تو اس بات کی ذمہ واری کی جائے۔ کہ وہ لیکھرام کی طرح قتل نہ کیا جائے گا۔

ان شرطوں کے پیش کرنے سے آریوں کا منشا ظاہر ہے۔ وہ یہ سمجھتے رہے۔ کہ مرزا صاحبؑ ان شرطوں کو منظور نہ کریں گے۔ اس طرح ان کی دعوت قسم کی نامنظوری کا سیاہ داغ جو آریہ قوم کی پیشانی پر لگیگا۔ اس سے نجات ہو جائے گی۔ اور مرزا صاحبؑ کا ان شرائط کو نہ ماننا مرزا صاحبؑ کی تکذیب کے لئے کافی ہو گا لیکن ان کو کیا خبر تھی۔ کہ وہ اسلام کا پہلوان جو لکھ چکا ہے۔ کہ اگر میں اس طریق فیصلہ سے روگردان ہو جاؤں تو مجھ پر لعنت۔ کہیں پیچھے ہٹنے والا ہے۔ اس کو اپنی صداقت کا ویسا ہی یقین ہے۔ جیسا کہ آریوں کو اس چشم دید واقعہ کا یقین ہے۔ کہ لیکھرام ۶ مارچ کو مارا گیا چنانچہ حضرت صاحبؑ نے گنگا بشن کو جواب دیا۔ اور ایسا دیا۔ کہ حد کر دی۔

گنگا بشن کی تینوں شرطیں منظور

آپ نے ۵ اپریل ۹۷ء کو گنگا بشن کی آمادگی قسم پر تین شرائط بالا کے جواب میں ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں لکھا۔ کہ:۔

"مجھے تینوں شرطیں گنگا بشن کی بسر و چشم منظور ہیں

اور اس میں کسی طرح کا عذر نہیں۔ جس عدالت میں چاہیں۔ میں صاف صاف اقرار کر دوں گا۔ کہ اگر لالہ گنگا بشن میری بد دعا سے ایک سال تک بچ گئے۔ تو مجھے منظور ہے کہ میں مجرم کی طرح پھانسی دیا جاؤں۔ اور گورنمنٹ سخت ناانصافی کرے گی۔ اگر اس وقت مجھ کو پھانسی نہ دیوے کیونکہ جب لالہ گنگا بشن صاحب جلسہ عام میں قسم کھا کر کہیں گے کہ ”میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ درحقیقت پنڈت لیکھرام کا یہی شخص (مرزا صاحب) قاتل ہے۔ اور اگر یہ شخص قاتل نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے خدا کی طرف سے یہ نشان (لیکھرام) ظاہر ہوا۔ تو اے سچ کے حامی خدا ایک سال تک مجھ کو سزائے موت دے“۔ پس اس صورت میں جبکہ وہ (گنگا بشن) سزائے موت سے بچ جائیں گے۔ تو اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہی ثابت ہو جائے گا۔ کہ میں قاتل تھا۔ یا قتل کے مشورہ میں شریک تھا۔ یا اس پر کسی طرح سے اطلاع رکھتا تھا۔ تو اس وجہ سے قانوناً مجھے پھانسی دینا ناجائز نہ ہوگا۔ غرض میں طیار ہوں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ گورنمنٹ کی عدالت میں اقرار کر سکتا ہوں۔ کہ جب میں آسمانی فیصلہ سے مجرم ٹھہر جاؤں۔ تو مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ خدا نے میری پیشگوئی کو پوری کر کے دین اسلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ پس ہرگز ممکن نہیں ہوگا۔ کہ میں پھانسی ملوں۔ یا ایک خرمہرہ بھی کسی تکذیب کرنے والے کو دوں بلکہ وہ خدا جس کے حکم سے ہر ایک جنبش و سکون ہے۔ اُس وقت کوئی اور ایسا نشان دکھائے گا جس کے آگے گردنیں جھک جائیں۔

ایسا ہی لالہ گنگا بشن صاحب کی دوسری شرط کی نسبت میں اُن کو تسلی دیتا ہوں۔ کہ میں ایک ماہ تک یا غایت دو ماہ تک دو ہزار روپیہ ان کے لئے گورنمنٹ میں جمع کرا دونگا۔ یا کسی دوسری ایسی جگہ پر جس پر فریقین مطمئن ہو سکیں اور جو انہوں نے آخری شرط پیش کی ہے۔ کہ میں قادیان میں قتل نہ کیا جاؤں۔ اس کا بفضلہ تعالیٰ میں خود ذمہ وار ہوں“ (اشتہار ۱۵ اپریل ۹۷ء)

اللہ۔ اللہ۔ کیا زور صداقت ہے۔ کس قدر حضرت مرزا صاحبؑ کو اپنی سچائی پر یقین ہے۔ اے انصاف پسند اور پاک دل لوگو! کیا حضرت مرزا صاحبؑ کا ایسی شرائط کو منظور کر لینا ان کے صدق کی پختہ دلیل نہیں؟ کیا ایک ناپاک، جعلساز، بد باطن، خبیث فطرت اور جھوٹا انسان جو یہ جانتا ہے۔ کہ میں نے لیکھرام کو سازش سے قتل کرایا ہے۔ اور خدا میری بات کو سُنتا نہیں۔ بلکہ وہ میرا دشمن ہے۔ ایسی پُر زور سچائی سے بھری ہوئی تحریر کس برتے پر شائع کر سکتا ہے۔ اے زندہ ضمیر رکھنے والے انسانو! سوچو اور خوب سوچو۔ کہ کیا کسی گنہگار دل سے، خطا وار قلب سے ایسی تحریر نکل سکتی ہے؟ کیا تم خوشبو اور بدبو میں تمیز نہیں کر سکتے۔ یہ قصہ یہاں ہی ختم نہیں ہو جاتا۔ آگے ایک اور اس کا شاخسانہ نکلتا ہے۔ وہ بھی ذرا سُن لو۔

”گنگا بشن کی طرف سے ایک اور شرط“

جب گنگا بشن نے دیکھا۔ کہ مرزا صاحبؑ نے ایسی کڑی سے کڑی شرائط بھی منظور کر لی ہیں۔ تو اس کو اپنی موت مُنہ کھولے ہوئے سامنے نظر آنے لگی۔ تو لگا پھر ہاتھ پاؤں مارنے کہ کس طرح اب پنجۂ مرگ سے رہائی حاصل کرے۔ بہت سے عذر و بہانہ کرتے ہوئے اخبار ہمدرد ہند لاہور مورخہ ۱۲ اپریل ۹۷ء میں ایک اور شرط زیادہ کر کے شائع کی جو یہ ہے۔ کہ:-

نعش کا مطالبہ

جب مرزا صاحبؑ کو حسب قرار داد بصورت جھوٹا ہونے کے پھانسی دی جائے۔ تو مرزا صاحب کی لاش گنگا بشن کو مل جائے اور پھر وہ اس نعش سے جو چاہیں کریں۔ جلا دیں۔ دریا برد کریں یا اور کارروائی کریں۔

جھوٹے کو گھر تک پہنچانا

حضرت مرزا صاحبؑ نے اس کے تمام بیانوں اور عذرات رکیک کے جواب میں ۱۶ اپریل ۹۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کی سُرخی ہے ”لالہ گنگا بشن صاحب کی مرنے کے لئے درخواست“۔ اور اس میں اس شرط کو بھی منظور فرما کر جھوٹے کو گھر تک پہنچا دیا۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ نے اس کی اس جدید شرط کے متعلق تحریر فرمایا کہ:-

”یہ شرط بھی مجھے منظور ہے۔ اور میرے نزدیک بھی جھوٹے کی لاش ہر ایک ذلت کے لائق ہے۔ اور یہ شرط درحقیقت نہایت ضروری تھی۔ جو لالہ گنگا بشن کو عین موقعہ پر یاد آ گئی۔ لیکن ہمارا بھی حق ہے۔ کہ یہی شرط بالمقابل اپنے لئے بھی قائم کریں۔ ہم نے مناسب نہیں دیکھا۔ کہ ابتداءً اپنی طرف سے یہ شرط لگا دیں۔ مگر اب چونکہ گنگا بشن صاحب نے بخوشی خود یہ شرط قائم کر دی ہے۔ اس لئے تہ دل سے ہم شکر گذار ہو کر اور اس شرط کو قبول کر کے اسی قسم کی شرط اپنے لئے قائم کرتے ہیں۔ کہ جب گنگا بشن حسب منشاء پیشگوئی مر جائیں۔ تو ان کی لاش بھی ہمیں مل جائے۔ تا بطور نشان فتح وہ لاش ہمارے قبضہ میں رہے۔ اور ہم اس لاش کو ضائع نہیں کرینگے۔ بلکہ بطور نشان فتح مناسب مصالحوں کے ساتھ محفوظ رکھ کر کسی عام منظر میں یا لاہور کے عجائب گھر میں رکھ دینگے۔ لیکن چونکہ لاش کے وصول پانے کے لئے کوئی احسن انتظام چاہیئے۔ لہذا پنڈت لیکھرام کی یادگار کے لئے جو پچاس ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ اس میں سے دس ہزار روپیہ بطور ضمانت لاش سرکاری بنک میں جمع رہے اور کاغذات خزانہ میں یہ لکھوا دیا جائے۔ کہ اگر ایک سال کے اندر گنگا بشن فوت ہو گیا۔ اور اس کی لاش ہمارے حوالہ نہ کی گئی۔ تو بعوض اس کے بطور قیمت لاش یا تاوان عدم حوالگی لاش دس ہزار روپیہ ہمارے حوالہ کر دیا جائیگا:

واضح رہے۔ کہ اگر گنگا بشن گریز کر جائے تو بجائے اس کے جو اور آریہ صاحب مقابلہ پر آویں

ان کو بھی پابندی اس شرط کی اور ایسا ہی دوسری شرائط کی ضروری ہوگی۔" (اشتہار ۱۶؍اپریل ۹۷ء)

اولاہور کے آریہ اخباروں اور رسالوں کے ایڈیٹرو! اور بلیدان نکالنے والے آریو! اب بتاؤ۔ کہ تمہارا سازش کا الزام حضرت مرزا صاحبؑ پر لگانا بغیر اس طریق فیصلہ کو ماننے کے بے حیائی اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ دیکھا مرزا صاحبؑ کی صداقت کہ تمہارے گنگا بشن کی ہر ایک سخت سے سخت شرط بھی منظور کر لی۔ مگر کیا ہوا؟ کیا گنگا بشن یا تمہارا کوئی اور بہادر آریہ اس مقابلہ کے لئے میدان میں آیا؟ اگر آیا تو اس کا نام بتاؤ۔ اور یہ بھی سمجھاؤ۔ کہ پھر کیوں اس نے حسب شرائط بالا حلف اور قسم نہ کھائی۔ بہر حال گنگا بشن کو اپنی موت آنکھوں کے سامنے سر پر سوار دکھائی دیگئی۔ اور وہ ڈر کر بھاگ گیا۔

گنگا بشن کا حلف سے فرار

جب حضرت صاحبؑ نے گنگا بشن کی سب شرطیں منظور فرما کر اس کو لاجواب کر دیا۔ تو اس بزدل بہادر آریہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے مندرجہ صدر اشتہار کے جواب میں ایک اشتہار بعنوان "مرزا غلام احمد صاحب کی پھانسی کی خواہش" شائع کر کے حضرتؑ کی خدمت میں ارسال کیا۔ اور اس میں لکھا۔ کہ:۔

"میں اپنی لاش دینی نہیں چاہتا۔ میں دس ہزار روپیہ جمع نہیں کرا سکتا۔ اور میں آریہ سماج کا ممبر نہیں۔ پھر وہ کیونکر میری امداد کرینگے"

اس کے جواب میں حضرت صاحبؑ نے ۲۷؍اپریل کو ایک اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں رقم فرمایا۔ کہ:۔

"ہم شرائط کو بدلنا نہیں چاہتے۔ یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ کہ آئے دن شرطیں بدلی جائیں۔ اور یاد رہے۔ کہ گنگا بشن کو دس ہزار روپیہ جمع کرانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ کیونکہ اگر آریہ صاحبوں کی درحقیقت یہی رائے ہے۔ کہ لیکھرام کا قاتل درحقیقت یہی راقم (مرزا صاحبؑ) ہے۔ اور وہ بیقین دل یہی جانتے ہیں۔ کہ الہام اور مکالمہ الٰہی سب جھوٹی باتیں ہیں۔ بلکہ اس راقم کی سازش سے وقوعہ قتل لیکھرام ظہور میں آیا ہے۔ تو وہ بشوق دل گنگا بشن کو مدد دینگے۔ تو اب آریہ صاحبوں کا اس بات میں کیا حرج ہے۔ کہ **بطور ضمانت لاش** دس ہزار روپیہ جمع کرا دیں۔ بلکہ یہ تو ایک مفت کی تجارت ہے۔ جس میں کسی قسم کا دھڑکا نہیں یاد رکھیں کہ اگر وہ آریہ قوم کے نزدیک جو اصل مدعی اور لیکھرام کی وارث اور اس کی لئے غیرت رکھتے ہیں اپنی رائے میں سچے ہیں۔ تو ان سے لیکر دس ہزار روپیہ جمع کرا دیں۔ اگر منظور نہیں تو آئندہ ان کو ہرگز جواب نہیں دیا جائیگا۔ ان کے مقابل پر ہمارا یہ آخری اشتہار ہے"

(اشتہار ۲۷؍اپریل ۹۷ء)

الحمد للہ کہ آریہ سماج پر سازش کے الزام کے متعلق بھی اس طریق سے حضرت جری اللہ نے حجت تمام کی۔ کہ اگر ان میں حیا کا مادہ ہوتا۔ تو پھر کبھی یہ الزام کہ مرزا صاحبؑ نے سازش سے قتل کرایا۔ زبان پر نہ لاتے کیونکہ حضرت مرزا صاحبؑ نے ۱۵؍مارچ ۹۷ء کے اشتہار میں لکھدیا تھا۔ کہ اس طریق فیصلہ کے پیش کرنے کے بعد اگر کوئی شخص یہی الزام مجھ پر لگاتا رہے۔ تو اس کی "سخت بے حیائی ہوگی۔ کہ میرے پہلے ایسے ناپاک شبہات کے۔ میں نے طریق فیصلہ آگے رکھ دیا ہے" پس باوجود اس طریق فیصلہ پر عمل نہ کرنے کے آج بھی دیانند کی ذریت اس بے بنیاد ناپاک الزام کو بار بار کھسیانی ہو کر منہ پر لاتی اور اپنی ذلت کراتی ہے۔ چنانچہ آریہ ویر کے بلیدان نمبر مورخہ ۲۲؍فروری ۳۱ء کے صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"مرزا کی سازش سے ۶؍مارچ ۹۷ء کو ایک شہزاد مسلمان نے لیکھرام جی کو جام شہادت نوش کرایا"

اور پرکاش لاہور مورخہ ۲۲؍فروری ۲۱ء کے صفحہ ۵ کالم ۳ پر لکھتا ہے۔ کہ:۔

"اس لمبے عرصہ (چھ سال) میں بھی خدا مدد کرتا دکھائی نہ دیا۔ تو ایک بوچڑ سے مدد لی۔ جس نے نمک حرامی کر کے پنڈت جی کا گھات کیا"

اسلئے ہم ایک دوسرے طرز سے جو ذرا تیکھا ہے۔ آفتاب کی طرح ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہ الزام محض افتراء اور حماقت یا کھسیانہ پن سے آریہ کرتے ہیں۔ ورنہ کوئی عقلی یا نقلی ثبوت ان کے پاس اس کا نہیں۔ و باللہ التوفیق*

پیش آمدہ واقعات سے الزام سازش کا بطلان

اوّل۔ ہم آریہ دوستوں سے اور ایسے یاوہ گو لوگوں سے جو حضرت مرزا صاحبؑ پر سازش قتل کا الزام لگاتے ہیں۔ یہ پوچھتے ہیں۔ کہ تمہارے پاس اس کا کوئی قانونی ثبوت ہے۔ تو اس کو تم نے کیوں پیش کر کے مرزا صاحبؑ کو ماخوذ نہ کرایا؟ کیا تم نے مرزا صاحبؑ کی تلاشی کرا کر اپنے الزام کو غلط نہیں کرایا۔ کیا تم کو معلوم نہیں۔ کہ ۸؍اپریل ۱۸۹۷ء کو جب مرزا صاحبؑ کے گھر کی تلاشی ہوئی تھی۔ تو اس کا کیا نتیجہ نکلا تھا۔ اگر یاد نہیں تو اب سن لو۔ کہ ۱۱؍اپریل ۹۷ء کو اس تلاشی کے متعلق حضرت مرزا صاحبؑ نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں تحریر فرمایا۔ کہ:۔

"ہمیں اس وقت قابل رحم قوم آریہ پر کچھ شکوہ نہیں کہ وہ ایسی ایسی تلاشیوں کے کیوں محرک ہوئے۔ اور کیوں اپنے شریف ہمسائیوں کو جو اہل اسلام ہیں (بعض اور معزز مسلمانوں کی بھی تلاشی کرائی گئی تھی۔ یہ ان کا ذکر ہے۔ فاروق) ایسی بے اصل کاروائیوں سے تکلیف دی۔ کیونکہ درحقیقت اگر لیکھرام کی موت کیساتھ ایک اسلامی پیشگوئی نہ ہوتی۔ تو یہ موت ایک خفیف سی موت سمجھی جاتی۔ اور قاتل کی سراغرسانی کیلئے معمولی قواعد استعمال میں لائے جاتے ہمیں آریہ صاحبوں سے بڑی ہمدردی ہے۔ لیکن اس جگہ تو ہم حیران ہیں۔ کہ اگر ہمدردی کریں تو کیا کریں۔ یہ خدا کا فعل ہے اس میں نہ ہماری نہ آریہ صاحبوں کی کچھ پیش جا سکتی ہے۔ خدا کی قدرت ہے۔ کہ تلاشی کے وقت پہلے وہی کاغذات برآمد ہوئے۔ جس میں میری اور لیکھرام کی دستخطی تحریریں تھیں۔ (یعنی یہ اقرار نامہ تھا۔ کہ اگر پیشگوئی سچی ثابت ہوئی تو آریہ مذہب کا جھوٹا ہونا مان لیا جائیگا۔ اور جھوٹی نکلنے کی حالت میں اسلام کی سچائی باطل ہوگی۔ فاروق) چنانچہ یہ اقرارنامہ بشرکت

سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت میں پڑھا گیا۔ اور اس کا ایسا اثر ہوا۔ کہ بعض عہدیداران پولیس جو صاحب بہادر کے ہمراہ آئے تھے۔ بول اٹھے کہ جبکہ اپنے مطالبہ سے لیکھرام نے پیشگوئی حاصل کی تھی۔ تو پھر پیشگوئی کرنیوالے پر شبہ کرنا بے محل ہے۔“

(اشتہار مورخہ ۱۱ر اپریل ۹۷ء ملخصاً)

یہ تو ہے وہ قانونی ثبوت جو آریہ قوم کے ہاتھ میں مرزا صاحب کی سازش قتل کے الزام کو باطل کرنے والا ہے۔ پھر کس بناء پر آریہ لکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے سازش کی؟

قانونی ثبوت نہ ہونے پر آریوں کی گواہی بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ اور وہ گواہی بھی حقیقی چچا لیکھرام کی ہے۔ جس کے پاس ہمیشہ لیکھرام رہا۔ اس کے اس چچا کا نام گنڈا رام ہے۔ جو پنشنر سب انسپکٹر پولیس ہے۔ اور زندہ ہے۔ وہ ایک مضمون آریہ ویر لاہور کے ”بلیدان نمبر“ مورخہ ۲۶ر مارچ سنہ ۲۶ء میں شائع کرتا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے کہ میں لیکھرام کے قتل کی خبر سن کر

”جالندھر میں لالہ منشی رام جی کے پاس پہنچا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ لاہور میں لالہ لاجپت رائے جی کے پاس جاؤ۔ تب لاہور جاکر چیف کورٹ میں پہنچکر لالہ لاجپت رائے سے بات چیت کی (یہ آریہ وکیل تھا) ان کی طرز گفتگو اور بیان سے پایا گیا۔ کہ سب کی رائے مقدمہ کرنے کی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ بفرض محال اگر قاتل پکڑا بھی جاوے اور پھر رہا ہو۔ تو اس سے یہی بہتر ہوگا۔ کہ پنڈت جی کے قتل کا دھبہ اسلام پر ہی رہے۔ میں مایوس ہو کر واپس آیا۔

میں یہ بھی جتلانا واجب سمجھتا ہوں۔ کہ پنڈت جی کے قتل کے متعلق پولیس لاہور نے کسقدر جانفشانی سے کام کیا۔ اور قاتل کا پتہ لگانے میں کچھ کسر باقی نہ رکھی۔ پولیس لاہور خود قادیان پہنچی۔ افسران پولیس نے فوراً پہنچکر گھیرا ڈال لیا۔ اور مرزا صاحب کے دار الحرم و مسجد وغیرہ کو اچھی طرح دیکھا۔ مگر قاتل کا پتہ نہ ملا۔ پھر بھی پولیس تفتیش میں مصروف رہی۔

مجھے لاہور میں ایک پولیس افسر نے کہا۔ کہ پنڈت جی کا قاتل ایک آدمی مجرم جالندھری تھا اس نے جیل میں ایک پشاوری قیدی ساکن پڑانگ تھانہ چارسدہ سے رو رو کر کہا کہ مرزا صاحب نے پنڈت جی کے قتل کا مجھے تین ہزار روپیہ دینے کا اقرار کیا تھا۔ جب میں پنڈت جی کو قتل کر کے مرزا کے پاس پہنچا۔ تو انہوں نے مجھے اس وقت کچھ نہ دیا۔ **ایک سال تک پوشیدہ رکھا**۔ اور مجھ سے ایفاء وعدہ نہ کیا اس پولیس افسر نے کہا۔ اس خبر سے افسر باخبر (مطلع) ہوئے۔ کاغذات اور کتابوں کی دیکھ بھال کی ایک آریہ سماج کے پردھان سے بھی ذکر ہوا۔ **مگر کامیابی نہ دیکھکر سب خاموش ہو گئے**۔ (کیا اس پشاوری قیدی اور اس مجرم اقبالی سے بھی پوچھ لیا تھا یا نہیں فاروق) میں صد تحسین و آفرین و شاباش لاہور کی پولیس کو دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنے فرض کا پارٹ پورے طور سے ادا کیا۔

اگر پنڈت جی تاریخ مقررہ مرزا صاحب سے کچھ دن بھی تجاوز کر جاتے تو پنڈت جی بھی ایک نمونہ تھے۔ وہ بھی مرزا صاحب کو گدھے کے بڑے بھائی براق پر سوار کر کے تمام ہندوستان میں پھراتے۔“

(بلفظہ ملخصاً عن مواضع الحاجۃ آریہ ویر ۲۶ر مارچ ۲۶ء)

یہ ہے آریوں کے قانونی ثبوت کی داستان جو پولیس اور آریہ وکلاء کی زبانی بیان ہوئی۔ لیکن اس پر اتنا اضافہ اور بھی کیا گیا۔ کہ قاتل کی گرفتاری کے واسطے آریہ قوم نے ایک ہزار روپیہ اور حکومت نے اس کے واسطے دو سو روپیہ انعام کا اشتہار بھی دیا۔ بلکہ ایک تار اچند گجراتی آریہ باغستان تک قاتل کی تلاش کرنے بھی گیا۔ مگر بقول آریہ مسافر جالندھر نمبر ۱۷ صفحہ ۲۲

”نہیں معلوم ہوائی ساگدھر کو وہ اڑا۔“

آج تک اس کا پتہ نہ پایا۔ ہاں جالندھر کے جیل میں ایک قیدی نے جو ضلع پشاور کا باشندہ تھا۔ اس کا سراغ بتایا۔ کہ وہ جالندھر کا رہنے والا ہی اس کا قاتل ہے۔ جو جیل میں میرا ساتھی تھا۔ افسوس کہ قاتل ملنے پر بھی آریوں کو ناکامی اور نامرادی ہی پیش آئی۔ کیونکہ یہ ”خدا کا فعل تھا“۔ نہ کسی انسان کا منصوبہ۔

دوسری بات۔ کیا لیکھرام کے زمانہ میں ہندوستان میں کوئی اسلامی حکومت تھی یا برطانی؟ جب مرزا صاحب نے لیکھرام کے چھ سال کے اندر **تیغ برّان محمد** سے دردناک عذاب اور ہیبتناک طور پر مارے جانے کی پیشگوئی کی تھی۔ اس وقت گورنمنٹ پنجاب کا کوئی قانون موجود تھا یا نہیں؟ کہ جس کی رو سے آریہ حضرت مرزا صاحب سے کم از کم چھ سال تک تو حفظ امن کی ضمانت لئے جانیکی نالش کرتے۔ کیونکہ ایسی ضمانت لئے جانے کے واسطے تو صاف اور کھلا ثبوت تحریری سنجانب حضرت مرزا صاحب آریوں کے پاس موجود تھا۔ کہ آپ نے اشتہار پر اشتہار اور اعلان پر اعلان لیکھرام کے مارے جانے کا دنیا میں شائع کر دیا تھا۔ جس سے

(بقیہ دیکھو صفحہ ۲ کالم ۱)

شربت فولاد

عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض ناطاقتی اٹھرا اور ہسٹریا کی بہترین دوا ہے

بنت ظہور الحق صاحب فاروقی مرحوم انسپکٹر ڈاکخانہ ورئیس شاہی لکھتی ہیں۔ کہ میں نے تین بوتلیں شربت فولاد کی استعمال کی ہیں۔ واقعی امراض مستورات کی بہترین دوا ہے۔ براہ مہربانی تین بوتلیں اور بھیجدیں مشکور ہونگی۔ قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے (محصول)

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر میر قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)